رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی (ابن یعقوب شیخ محمود احمد قادیانی)

جلد ۲۴ ✻ قادیان دارالامان مورخہ ۷ فروری ۱۹۲۱ء ✻ نمبر ۵

از دفتر ناظر اعلیٰ محکمہ نظارت ترقی اسلام، قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلان

بخدمت مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم:-

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

براہ مہربانی مندرجہ ذیل عام اطلاع کے لئے شایع فرما کر مشکور فرماویں۔
چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو ایک سال کے لئے تفقہ فی الدین حاصل کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اسلئے ان کو نظارت تعلیم کے کام سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

اب ان کی جگہ ناظر تعلیم و تربیت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ہونگے۔

(خاکسار شیر علی ناظر اعلیٰ قادیان)

اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ کو بیش از بیش ترقیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی جگہ جو ناظر مقرر ہوئے ہیں۔ خدا کے فضل سے وہ ہر طرح اسکے اہل ہیں۔ اور صاحبزادہ صاحب کے بعد اس کام کے لئے آپ بہت موزون ہیں۔
میں کھلے طور پر ان لفظوں میں بھی آپ کا احمدیہ پبلک سے انٹروڈیوس کرا دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ماموں اور حضرت ام المومنین کے بھائی ہیں۔

الفضل کے پڑھنے والے آپ کی تصوف کی بھری ہوئی نظموں کو متعدد دفعہ پڑھ چکے ہونگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکاشفات میں بھی آپکا ذکر کئی جگہ آتا ہے۔

والسلام

(ایڈیٹر)

ایک عیسائی کا نبی کریمؐ پر ناپاک حملہ

(دی سٹوری آف انگلینڈ ضبط ہونی چاہیئے)

معزز ہمعصر پیسہ اخبار نے امرت بازار پتر کا سے ایک چٹھی کا اقتباس دیکر مسلمانوں کو خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔

وہ چٹھی امرت بازار پترکا میں ایک شریف النفس بابو بنکورٹی بیزجی کی طرف سے ہے جس میں آپ نے یہ بتایا ہے۔ کہ دی سٹوری آف انگلینڈ جوکہ سکولوں کے نصاب میں داخل ہے۔ اسمیں یہ لکھا گیا ہے۔ کہ انہوں نے (عیسائیوں نے) یہ ارادہ کیا کہ بیت المقدس کے پاک شہر کو سراسیں (سارقین) عربوں کے قبضہ سے آزاد کرالیں۔ جو ایک ترکی النسل قوم ہے۔ اور مسیح پر اعتماد نہیں لائے۔ بلکہ جھوٹے نبی محمدؐ پر ایمان رکھتے ہیں (نعوذ باللہ)

یہ فقرات ایسے ہیں۔ جن سے تمام دنیا کے مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچایا گیا ہے۔ اور نبی کریمؐ کی ذات پر ایک ناپاک حملہ کیا ہے۔

پس ایسی کتاب جسمیں مسلمانوں کے جذبات کی توہین ہوتی ہو۔ جس سے مسلمانوں کے مقدس بانی کو جھوٹے کے لفظ سے یاد کیا گیا ہو۔ اور پھر مسلمان طلباء کے سامنے اس کتاب کو پڑھنے کے لئے رکھا جاتا ہو۔ بلکہ مجبور کیا جاتا ہو۔ ایسی کتاب اس قابل ہے۔ کہ اسکو فوراً نصاب تعلیم میں سے خارج کر دیا جائے۔

میں کلکتہ یونیورسٹی کو اسطرف توجہ دلاتا ہوں کہ ایسی کتاب کو فوراً اپنے ملحقہ سکولوں کے نصاب سے خارج کر دیں۔ جسکی غرض لوگوں کو غلط راستے پر چلانا ہے۔ مسلمان لڑکوں کو اسلام سے بدظن کرنا ہے۔ یونیورسٹی کا تعلق مذہب کے ساتھ نہیں۔ اسکی غرض ایک عام علم سکھانا ہے۔ پھر کیوں ایسے پادریوں کی کتابیں جو دوسروں کے لئے زہر قاتل کا رنگ رکھتی ہیں۔ نصاب میں داخل کی جاتی ہیں۔

بلکہ میرے نزدیک گورنمنٹ بنگال سے یہ استدعا کرنی ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس کتاب کو جو تاریخ کے رنگ میں ایک بڑے عالمگیر مذہب کے بانی کی توہین کرتی ہے۔ جس کے ساتھ مسلمانوں کے دل کو زخمی کیا گیا ہے۔ جسکے ذریعے عوام الناس کو سخت دھوکا دیا گیا ہے۔ جو تعصب کی بھری ہوئی ہے۔ ایسی کتاب دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے دنیا سے تلف کر دینی چاہیئے۔

میں گورنمنٹ بنگال کو ایک ہمدردانہ مشورہ دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ اسوقت بدامنی کی آگ ہندوستان میں مشتعل ہے۔ ہندوستان اس خطرناک سمندر کی رَو میں بہ رہا ہے۔ جو گورنمنٹ کے خلاف موجیں مار رہا ہے۔ اَجیٹیشن پھیلانے والے اس قسم کے موٹے موٹے امور لوگوں کو ذہن نشین کرا کے بدامنی پھیلاتے ہیں۔ عوام الناس کے نزدیک ایک موٹی سی بات بڑی سمجھی جاتی ہے۔ اگر گورنمنٹ بنگال اس کتاب کو ضبط کرے۔ تو وہ بدامنی کے ذرائع میں سے ایک ذریعے کو بالکل دنیا سے ناپید کر دیگی۔

عوام الناس اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اب سرکاری کتابیں مدرسوں میں پڑھواتی ہے۔ جسمیں نبی کریمؐ کی توہین ہے۔ اسی لئے یہ الفاظ ایک طرف گورنمنٹ کے خلاف ایک جوش پیدا کر دینگے۔ دوسری طرف لوگ ایسے سکولوں کو بائیکاٹ کرنے کے لئے اور زیادہ مستعد ہو جاویں گے۔ وہ کہینگے کہ ہمارے مذہبی جذبات کی توہین کیگئی ہے۔ پس وہ راستہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ جو راعی اور رعایا کے درمیان امن پیدا کرے۔ اور فسادات کو روک دے۔

یہ واقعی ایک شر انگیز کتاب ہے۔ اور اس کا نصاب میں داخل کرنا بہت بُرا ہے۔ اسلئے گورنمنٹ یا اسکو نصاب سے نکلوا دے یا ضبط کرے۔

جو لوگ خواہ یورپین ہوں۔ یا کسی اور قوم کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوں۔ اور ایسی کتاب لکھتے ہیں۔ جن سے خواہ مذہب کے رنگ میں خواہ سیاست کے رنگ میں راعی اور رعایا کے تعلقات بگڑ جاویں در اصل وہ بہت بُرا کرتے ہیں۔ اور میں ان کو گورنمنٹ کے لئے مفید وجود نہیں سمجھتا۔

پس پادری اینڈرسن نے جو کچھ کیا ہے اور جو کچھ اوس نے لکھا ہے۔ وہ کسی نیک نیتی پر مبنی نہیں ہے۔ اوس نے گورنمنٹ اور پبلک کے درمیان ایک خطرناک راہ پیدا کر دی ہے۔

مجھے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ بنگال یا کلکتہ یونیورسٹی ضرور مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھ کر اس کتاب کو یا نصاب سے نکال دیگی۔ یا اسکی اصلاح کرے گی۔

آئندہ کے لئے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہیئے۔ جس میں ہر بڑے مذہب کے ممبر شامل ہوں۔ اور وہ ہر کتاب کو نصاب میں داخل کرنے سے پیشتر دیکھ لیا کریں۔

پنڈت پورنانند صاحب سے دوسرا مباحثہ

یہ مباحثہ ویدوں کے الہامی ہونے پر ۲۳ر جنوری کی رات کو ڈی اے وی سکول میں ہمارے مکرم حافظ روشن صاحب سے ہوا پنڈت صاحب نے حافظ صاحب کے اعتراضات سے بچنے کے لئے اپنے کلام کو اسطرح سنسکرت سے مزین کیا کہ گویا وہ اردو نہیں بلکہ ایک دوسری زبان بول رہے ہیں اور ہم کو اس بات کا افسوس ہے کہ پہلے کی طرح اس دن

طبی لیکچر

۳ فروری سنہ ۱۹۲۱ء کو مدرسہ احمدیہ میں جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سب اسسٹنٹ سرجن و ناظر تعلیم و تربیت نے مبلغین و مدرسہ احمدیہ کے ساتویں جماعت کے طلباء و طلباء مولوی فاضل - و طلباء مبلغین کلاس کے سامنے طبی لیکچر دیا - یہ ایک سلسلہ لیکچروں کا شروع کیا گیا ہے - جو باقاعدہ جاری رکھا جائیگا - اس سلسلہ کے شروع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مبلغین کسی قدر علم الطب سے واقف ہو جاویں - اور حسب ضرورت اس سے فائدہ اٹھاویں - خود حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لیکچر میں موجود تھے - ایڈیٹران اخبارات کو بھی مدعو کیا گیا -

یہ سلسلہ طبی بہت مفید سلسلہ ہے - اور مبلغین کا علم الطب سے واقف ہونا نہایت ضروری ہے - جیسا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا العلم العلمان علم الابدان و علم الادیان وہ لوگ جو صرف علم الابدان کے ماہر ہیں - اور علم الدین سے واقف نہیں ہیں - وہ بھی آخرش دہریت کیطرف چلے گئے - اور وہ لوگ جو صرف علم الدین کے واقف ہیں - اور علم الابدان سے واقف نہیں - وہ خدا تعالیٰ کی نہاں در نہاں قدرتوں کا مطالعہ نہیں کر سکے - یہ وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انبیاء اور مامورین کو کچھ نہ کچھ حصہ علم الطب کا عطا فرماتا ہے - نبی کریمؐ کو طب کا خاص علم دیا گیا تھا - جسکا ثبوت احادیث سے ملتا ہے - کیونکہ احادیث میں آپ کے بیان شدہ نسخے بھی ملتے ہیں - حضرت مسیح موعودؑ ایک اعلیٰ درجے کے طبیب تھے

خلیفہ اولؓ اپنے زمانے میں علم الطب بحیثیت اپنے پائے کا ایک ہی شخص تھا - اسی طرح سے اب موجودہ خلیفۃ المسیح بھی ڈاکٹری اور علم الطب میں خاص مہارت رکھتے ہیں - اور بہت سے لوگ آپ سے علاج بھی کراتے ہیں - علم الدین مکمل نہیں ہوتا جب تک علم الابدان ساتھ نہ ہو - اور علم الابدان مکمل نہیں ہوتا - جبتک علم الادیان ساتھ نہ ہو - چنانچہ دوسرے مذاہب نے اس سے فائدہ اٹھایا اور مشن ہسپتال جاری کئے -

مریضوں کا جو مجبور اور لاچار ہوتے ہیں ان کا مشنریوں نے بہت محبت سے علاج کیا - مگر ساتھ اس مجبوری کے وقت ان کو پیارے اپنے مذہب کی باتیں بھی سنا دیں -

پس وہ اپنی حاجتیں لیکر انکے پاس جاتے ہیں - وہ ان کی حاجت سے زیادہ یہ کام کرتے ہیں - کہ ان کو اپنے مذہب کی باتیں سناتے ہیں - اسی طرح سے اگر ہمارے مبلغ علم الطب کے واقف ہونگے - ایک طرف وہ خدا تعالیٰ کے نہاں در نہاں کارخانوں اور عجائبات کو دیکھ کر اسکے احسانوں کو یاد کرینگے - ایمان میں ترقی حاصل کرینگے - جو انکے ایمان کی زیادتی کا موجب ہوگا - دوسری طرف وہ اصلاح الناس اصلاح لخلق اللہ کر سکیں گے -

پس یہ سلسلہ ازبس مفید اور ضروری ہے - مبلغین کے کام کو مفید بنانے کیلئے یہ ضروری ہے - کہ وہ کچھ نہ کچھ علم الطب سے واقف ہوں ؎

میر صاحب کا یہ لیکچر نظام عرجن کے متعلق تھا - میں یہ بتانا بھول گیا کہ لیکچر کیا تھا - ایک معرفت کا سمندر تھا - ڈاکٹری کی ہر دلیل قرآن کریم سے بیان کی جاتی تھی - باوجود اسکے کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ بیان کیا - کہ میں لیکچرار نہیں - مگر وہ بغیر کسی جھجک کے بغیر کسی روک کے بے تکلف بولتے تھے - اور قرآنی آیات و احادیث کلام مسیح موعودؑ کو بھی ساتھ ہی رکھتے تھے -

یہ بہت خوبی تھی - کہ ڈاکٹری کو دین کا خادم بنا کر بتا دیا - واعظین اور مبلغین کو کامیابی کے گر بھی اسمیں بتائے -

اس لیکچر سے صاف پتہ لگتا تھا - کہ یہ ایک بے نظیر انسان ہے - جو اگر سلسلہ کے مشنری حصہ میں داخل کر لیا جائے - تو سلسلہ کے لئے مفید ہوگا - ایک عالم ڈاکٹر مشنری اسوقت تک ہمارے پاس نہیں - پس اگر آپ کی خدمات اس طرف منتقل کرائی جاویں تو امید ہے کہ انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہونگے -

یہاں میں خلاصۃً واقفیت کیلئے کچھ باتیں آپ کے لیکچر کی درج کر دیتا ہوں -

خلاصہ لیکچر

(جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب)

طلباء کو نصیحت میں طلباء کو خاصکر یہ نصیحت کرتا ہوں - کہ سب سے پہلے اپنی نیت ٹھیک کر لینی چاہیئے - اور نیتیں بہت ہو سکتی ہیں - مثلاً ابتغاء المرضات اللہ یہ بھی نیت ہو سکتی ہے - کہ حضرت صاحب کا منشاء ہے - اور پورا ہو - یہ بھی نیت ہو سکتی ہے - کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے - کہ ربّ زدنی علماً - علم بڑھے - پھر یہ بھی ہو سکتی ہے - کہ آنحضرت فرماتے ہیں اطلب العلم پھر یہ بھی ہو سکتی ہے - کہ ہم نے تبلیغی جہاد کرنا ہے اسکے لئے اس سے فائدہ اٹھا سکیں -

پھر یہ بھی نیت ہو سکتی ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ہیبت پیدا ہو پھر یہ بھی ہو سکتی ہے - کہ اللہ کے احسانوں سے

واقفیت ہو۔ وغیرہ بہت سی میسر ہو سکتی ہیں۔ مگر نیت نیک ہونی چاہیئے۔ پھر یہ بھی بیان کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ جو بیان کرتا ہے اس کے بیان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے نہ اسکے نقائص دیکھنے کی۔ پھر میرے لیئے دعا کریں کہ میرے منہ سے کوئی نقائص بات نہ نکلے۔ اگر نکلے تو وہ آپ کے دماغ ہی سے نکل جائے۔ اور جو اچھی ہے وہ محفوظ رہے اور یہ بھی دعا کریں کہ اس علم کی وجہ سے آپ کے عقائد پر کوئی برا اثر نہ پڑے۔

دماغ ایک طرح کا حاکم اور بادشاہ ہے اور کام لیتا ہے اور وہ دیتے ہیں اسلیئے بادشاہ کے ملنے سے پیشتر ضروری ہے کہ اس کے ملک اور اس کی دیگر چیزوں سے پہلے واقفیت کر لی جائے پہلے دماغ کے کام لینے کی قابلیت کو سمجھ لینا چاہیئے اور انسانی بناوٹ کا خاکہ پیش کرنا چاہیئے

جسم انسانی کو ہم دو طرح دیکھتے ہیں۔ اول یہ کہ بنا ہوا کسطرح ہے۔ یعنی اس کے ٹکڑے ریشے ہڈی وغیرہ اس کو علم التشریح کہتے ہیں اور اس کا نام اناٹمی بھی ہے۔ دوسرا علم ہے علم الاعضاء کہ یہ ٹکڑے اعضاء وغیرہ کا کام کسطرح کرتے ہیں اس کو فزیالوجی کہتے ہیں

جہاں تک آپ کی نظر کام کرتی ہے وہاں تک تو اس کے عجائبات دیکھے جاتے ہیں۔ پھر جہاں نظر کام نہیں کرتی وہاں خوردبین سے کام لیا جاتا ہے۔ خوردبین ڈاکٹری یا علم الطب کے لئے یہی ایک رحمت ہے۔ اسکے ساتھ عجیب و عجیب باتوں کا پتہ لگا ہے۔ اور بہت باریک سے باریک چیزیں بعض ایسی باریک کہ وہ کئی ہزار جمع کر دی جاویں تو خوردبین کا بہت تھوڑا حصہ روکیں اس میں وہ کئی ہزار گنا بڑی کر کے دیکھا دی جاتی ہیں۔

پھر اور بہت سے علوم ہیں جن کا اس سے تعلق ہے۔

علم الحیات (جس میں زندگی نظر آتی ہے،)

علم الطبعیات (جسمیں زندگی نظر نہیں آتی) علم الطبعیات کو فزکس سائنس بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنے چاہیئے کہ لوگ سائنس کا نام لے کر دوسرے پر رعب ڈالنا چاہتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں سائنس یہ کہتا ہے۔ بس اس فقرے کو سنکر دوسرا خاموش ہو جاتا ہے کہ جب سائنس یہ کہتا ہے تو میں کیا جواب دے سکتا ہوں۔

حالانکہ یہ خبر ہی نہیں کہ سائنس کہتا ہے یا نہیں یہ بعینہ ایسی بات ہے کہ جیسے مولوی لوگ بغدا نام کے لوگوں کو ڈراتے ہیں اور کہدیتے ہیں کہ فلاں کیا جاتا ہے۔ وہ بالکل جاہل ہے۔ ہمارے ساتھ وہ کیا گفتگو کریگا۔ پس لفظ سائنس سے مت ڈرو۔ سائنس کے معنی بعینہ علم کے ہیں اور کچھ نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک علم کو دوسرے علم سے مطابقت دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کے مخالف نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ سارے علوم ایسے ہیں کہ ان کو باہم ایک دوسرے سے تعلق ہے اور وہ ایک دوسرے سے بہت ملتے جلتے ہیں

آنکھ کا علم فوٹوگرافی کے ساتھ ملتا ہے۔

کان کا علم۔ موسیقی کے ساتھ ملتا ہے۔

پس علوم کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق ہے

سائنس کی تعریف وہ باتیں جو ثابت شدہ صداقتوں اور اصولوں کے ماتحت ایک نظام کے نیچے مرتب ہوں

دوسری تعریف وہ صداقتیں روحانی اور جسمانی جو ایک ترتیب شدہ نظم کر لی گئی ہو۔

یہی نبی کریم نے فرمایا۔ العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان　　یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کام کی نسبت غور کرو دنیا میں جسقدر علوم ہیں وہ انسان میں پائے جاتے ہیں حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ انسان عالم صغیر ہے اس میں بہت سے علوم باہر کی نسبت زیادہ ہیں اللہ تعالیٰ کی کامل ربوبیت اپنے جسم کو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ یہ ہی حقیقت ہے جس کو بیان فرمایا ہے۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

سائنس کے دو اصول سائنس کے دو اصول ہیں جو ہر علم میں ملتے ہیں۔ سب سے پہلا اصول مشاہدہ ہے۔ دوسرا اصول تجربہ ہے۔ ہر صداقت کے ماننے کے لئے وہ مشاہدہ چاہتے ہیں۔ پس یاد رکھو جب مخالفوں کے سامنے کسی بات کو پیش کرو (یعنی مشاہدہ پیش کرو) جب آپ مشاہدہ پیش کرینگے تو دشمن اسکے خلاف پیش کرنے گا یعنی آپ اسکے کچھ معنے کرینگے وہ اور نتیجہ لیگا۔ تب آپ اس کے سامنے تجربہ پیش کر دیں۔ پھر وہ بول نہیں سکتا

مشاہدے کے معنی مشاہدے کے معنی ہیں کچھ چیزوں کو دیکھنا غور و فکر سے دیکھنا بار بار دیکھنا صحیح طور سے دیکھنا اس کا نام مشاہدہ ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ آنکھوں سے دیکھو

تجربہ کے معنی تجربے کے معنی ہیں مصنوعی طور پر ارادۃً وہی حاجت پیدا کر کے یہ دیکھنا کہ آیا وہی نتیجہ نکلتا ہے یا نہیں۔ جو مشاہدہ سے نکلتا ہے۔

مثال مشاہدہ جب ہم ہاتھ کو اوپر کو اٹھاتے ہیں تو گوشت اوپر کو اٹھتا ہے اس سے معلوم ہو کہ یہ گوشت باعث ہے اس حرکت کا مگر ساتھ ہی ہم دیکھتے ہیں کہ اوپر سے ایک اعصاب اسمیں داخل ہوتا ہے جب ہم اس کو کاٹ دیں تو بالکل حرکت نہیں کر سکتا۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ یہی وہ چیز ہے پس یہ مشاہدہ ہے اس کے ساتھ تجربہ بھی ہو گیا۔ حضرت صاحب کا یہی عمل تھا۔ چنانچہ فرماتے ہیں

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے

یہ مشاہدہ ہے پھر فرمایا

ضلع ہوشیارپور میں آریہ سماج کا ایک سال کا تعلیمی کام

اسوقت ضلع میں ۳ ہائی سکول ۱۵ مڈل سکول ۱۷۱ پرائمری سکول ۳ لڑکیوں کے مڈل سکول اور ۱۱۴ لڑکیوں کے پرائمری سکول ہیں لڑکیوں کے ۹ سکولوں میں ۱۷۸ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں تعداد طلباء باقی سب مذہبی سوسائیٹیوں کے سکولوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ ان کی متفقہ تعداد ۱۵۹۱ اور آریہ سماج کی ۳۷۹۳ اور اسلامیہ سکولوں کے طلباء کی صرف ۷۳۷ جو مسلمانوں کی تعلیمی پستی پر گواہ ہے۔ اسپر بھی ہمارے آریہ دوست مطمئن نہیں۔ لالہ دیوی چند پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول ہوشیارپور لکھتے ہیں کہ:۔

اس فہرست کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج نے تعلیم نسواں میں بہت تھوڑا سا کام کیا ہے۔ چنانچہ لڑکیوں کے واسطے صرف ۹ پاٹھ شالائیں ہیں جن میں صرف ۸۱۷ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ ان کو تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئیے۔ چھوٹی قوموں کے واسطے ... ہیں جن میں ۱۲۲ طلباء تعلیم پاتے ہیں یہ امر قابل افسوس ہے کہ بعض سکول چھوت قوموں کے لڑکوں کو داخل کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور بعض داخل کر کے ان کو دوسروں کے ساتھ بیٹھنے نہیں دیتے بیسویں صدی میں کسی آریہ سکول کے واسطے ایسا وطیرہ باعث شرم ولعنت ہے۔ امید ہے کہ آئندہ کو اچھوتوں کے برخلاف فضول قیود سب ڈھیلی کر دی جائینگی۔

اور بلا تمیز تمام ہندوستانی بچوں کے واسطے ہماری درسگاہوں کے دروازے کھلے ہونگے۔ آریہ سماج کو بے شک نمایاں ترقی تعلیم کے میدان میں میسر ہوئی ہے مگر ہمیں اس سے مطمئن نہیں ہو جانا چاہئیے ابھی ۸۲ فی صدی بچے جن کی تعداد ۱۱ لاکھ کے قریب ہے ایسے ہیں جو اپنا نام تک لکھنا نہیں جانتے ان سب کی جہالت کا ناحل کرنا ہمارا فرض ہے۔

الحکم آریہ سماج کے اس تعلیمی کام کی رپورٹ پڑھ لینے کے بعد بھی کیا ہمارے دوست سوتے رہینگے۔ غیر قومیں کسطرح سے دوسرے لوگوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ سب سے زیادہ چھوت چھات کرنے والی ہندو قوم ہے۔ جس کی نسبت آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ وہ چھوٹی قوموں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے کیا کوشش کر رہی ہے۔

عیسائیوں نے تو لاکھوں آدمی اس سے ذریعے سے عیسائی بنائے۔ مگر مسلماں ہاں زندہ مسلماں احمدی ابھی تک اپنے اس فرض سے غافل ہیں۔ غیر محکمہ تعلیم سے بھی اپنے فوائد حاصل کر رہے ہیں وہ سکول جاری کرتے ہیں روزانہ سندھیا اوپاسنا میں لڑکوں کو شامل ہونا پڑتا ہے۔ ان کے معلم صرف معلم ہی نہیں بلکہ مبلغ بھی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے دیہات میں سکول کھولنے کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ وہاں ایسا معلم رکھا جائے۔ جو خود بھی ایک نمونہ ہو۔ جسے تبلیغ کی ایک دھن لگی ہوئی ہو۔ طلباء کے اندر اسلامی سپرٹ کرے اور ان کو اسلام سے آہستہ آہستہ واقفیت کرائے اہل غرض لوگ انکے پاس جاتے ہیں بعض چٹھیاں لکھانے بعض اور اغراض کے لئے وہ ان سے حسن اخلاق سے ملے۔ اور تبلیغ کرتا رہے۔ اور ایسے مدرسے ہمارے لئے مفید اور کارآمد ہو سکتے ہیں۔

ہماری مدرسہ کھولنے کی غرض یہی ہونی چاہئیے کہ ہم لوگوں کو ہر رنگ میں فائدہ پہنچائیں۔ دیکھو مسیح موعود مینار بناتے ہیں جہاں دنیاوی اغراض اس سے مقصود ہیں۔ وہاں سب سے زیادہ وہی اغراض مدنظر ہیں۔ مگر دنیا کے فائدے کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

اس لئے میں جماعت کے صیغہ تعلیم و تربیت کو خصوصیت سے اور تمام جماعت کو عموماً اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ کثرت سے مدارس کھلوائیں اور انکی غرض تبلیغ اسلام ہو۔ دنیا کا مقاد خود بخود حاصل ہو جائیگا۔

چھوٹی قوموں کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاوے دیہات میں کثرت سے مدرسے کھولے جاویں اور معلم قرآن شریف سے واقف رکھے جاویں

نوٹس ہو

ناظر صاحب امور عامہ نے قادیان کے تنازعات کو رفع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام بنایا ہے۔ جو عام اشاعت کے لئے ہمارے پاس بھیجا گیا ہے ہم اسکو بغیر کسی ریمارک کے درج اخبار کرتے ہیں (ایڈیٹر)

از دفتر ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ

قادیان دارالامان پنجاب

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ:۔

(۱) لوکل معاملات و تنازعات براہ راست ناظر امور عامہ میں نہ آنے چاہئیں بلکہ ہر ایک معاملہ پہلے اپنے اپنے محلہ دار کے پاس لے جاویں اگر وہ خود نہ نپٹا سکیں تو محلہ دار کا فرض ہوگا کہ اپنی رپورٹ کے ساتھ اس معاملہ کو محتسب کی خدمت میں پیش کر دے (۲) اگر کوئی اہم معاملہ ہو یا خود محلہ دار کے متعلق کوئی شکایت ہو تو پھر براہ راست محتسب صاحب کے پاس آنا چاہئیے۔ (۳) اگر محتسب کسی معاملہ کا فیصلہ نہ کر سکے یا اس معاملہ کا تصفیہ اسکے حدود اختیارات سے باہر ہو۔ تو محتسب کا فرض ہوگا کہ اس معاملہ کو اپنی رپورٹ کیساتھ ناظر امور عامہ کے پیش کر دے اگر کسی کو محتسب صاحب کے متعلق شکایت ہو تو اس کی شکایت

[illegible]

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تجربہ کے بعد یہ فرماتے ہیں
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے۔

پس جب تک تجربہ نہ ہو مشاہدہ کوئی چیز نہیں۔

ساخت انسانی

عوام کی تقسیم موٹی تقسیم ہے مثلاً سر کے دو حصے ہیں ہاتھ پاؤں وغیرہ دل جگر گردہ وغیرہ یہ حصے ہیں وہ جس چیز کو تمیز خواہ وہ کہیں ہو اس کو ایک نہیں گے۔ مثلاً ہڈی ہے جہاں بھی ہڈی ہو وہ اس کو ہڈی کا نظام کہیں گے اسی طرح خون کا نظام ہے۔

اسی طرح وہ نظام ہے جو گندے مواد خارج کرتا ہے۔

اہل علم ہیئت کام کرتے ہیں اور اس طرح انہوں نے چھ نظام بتائے ہیں مثلاً دوران جمیر دل۔

(۲) تنفس کا پھیپھڑہ اور اس کی نالیاں
(۳) نظام ہضم۔
(۴) نظام حرکات
(۵) نظام عصبی

یہ سب انتظام جسم کا اسکے ماتحت ہے خوردبین نے بتا دیا ہے۔ کہ جسم مختلف ہزارہا کرہ سے بنا ہوا ہے اور ہر کرہ بذات خود کام کر رہا ہے۔ جسم کی حالت بالکل ایک مکان کی سی ہے جس طرح وہ اینٹوں سے بنا ہے یہ چھوٹے کرہ سے بنا ہوا ہے

مجوزہ مسجد پیرس کے مزید حالات

کچھ مدت سے یہ خبر گوش زد ہو رہی تھی۔ کہ پیرس میں سرکاری خرچ سے ایک مسجد تعمیر ہونیوالی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ پارلیمنٹ نے پیرس میں ایک مسجد ہی نہیں۔ بلکہ ایک مسلم سکول بھی قائم کرنے کے لئے پانچ لاکھ فرانک کی منظوری دی ہے۔ عمارت کا کام اسلام کے اماکن مقدسہ کی انجمن کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور اسکے صدر کو جس نے فرانسیسی نوآبادیوں۔ الجیریا۔ ٹیونس اور مراکو فی علاقہ ڈیڑھ لاکھ فرانک چندہ دینے کیلئے اپیل کی تھی۔ اطلاع دی گئی ہے۔ کہ روپیہ جمع کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئیگی۔ فی الواقع الجیریا نے مسجد کے لئے ایک امام مقرر کیا ہے۔ مسجد کی ضروری شان تقدس کا ہر طرح لحاظ رکھنے کے لئے مسلمان معمار نقشہ تیار کریں گے۔ میونسپل کونسل زمین دے گی۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ ہسپتال کے قرب وجوار میں مسجد اور سکول بنایا جائیگا۔ تا کہ مسجد کا سفید اور مقبرۂ نپولین کا سنہری گنبد زریں چھتوں کے اوپر کی طرف پہلو بہ پہلو نظر آئیں۔ سکول میں ایک کمرہ ان مسلمان طلباء کے مطالعہ کے لئے ہو گا۔ جو کثیر تعداد میں پیرس آیا کریں گے۔ اور ایک دار التقریر (لیکچر ہال) اور کتب فرانسیسی و عربی کا ایک کتب خانہ بنایا جائیگا۔ ایک اور کمرہ مشرقی صنعت کاری کی نمائش کے لئے وقف ہو گا۔ اس سکول کی عنان نظام انجمن مذکور کے ممبروں یعنی الجیریا۔ ٹیونس۔ مراکو ممالک واقع خط استوا اور مغربی افریقہ کے معزز باشندوں کے ہاتھ میں ہو گی۔ انجمن مذکور نے حکومت فرانس کی مدد سے ان فرانسیسی نوآبادیوں کے مسلمانوں کے لئے جو حج کو جائینگے متعدد دار الاقامہ (ہوسٹل) قائم کر دیئے ہیں۔

(منقول از وکیل)

صلاح پور ضلع گورداسپور میں قتل

یہ خبر سنی گئی ہے کہ قادیان سے قریب ہی صلاح پور میں قتل ہو گیا ہے۔

یہ قتل ”عمداً“ کیا گیا ہے واقعات جو سنے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

کہ ایک جاٹ کی نوجوان لڑکی جو ابھی کنواری ہی تھی وہ بدچلن تھی۔

اسکی بدچلنی کی خبر اس کے والدین کو ہو گئی انہوں نے غیرت کے جوش میں اسے قتل کر دیا

یہ برا نتیجہ ہے نوجوان لڑکیوں کو اپنے گھر میں بٹھا رکھنے کا۔

وہ لوگ جو نوجوان لڑکیوں کو کسی امید موہوم پر گھر میں بٹھا رکھتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں اور لڑکیوں کو بلوغت کے بعد بہت ہی جلد شادی کر کے ان کے گھر میں رخصت کر دیں

احمدی خاتون کے خریدار

تمام خریداران احمدی خاتون مطلع رہیں کہ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۱ء کے ہفتہ میں چھپ کر انشاء اللہ آپ کے پاس پہنچ جاویگا اطلاعاً عرض ہے۔

مینیجر احمدی خاتون

مجلس مشاورت

جماعت احمدیہ اپنے دعویٰ اور عمل کو دیکھے

خدام دین کہاں ہیں؟

دین کے لئے زندگی وقف کرنیوالے کب اُٹھینگے؟

وہ مجلس مشاورت جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے منعقد فرمائی۔ ۶ دن کئی کئی گھنٹے اجلاس کرنے کے بعد ۲۲ جنوری ۱۹۲۱ء کو ختم ہوئی۔

اس مجلس میں اصل سوال تو دو ہی پیش تھے۔ ایک سلسلہ کی بڑھتی ہوئی مالی ضروریات کا پورا کرنا اور دوسرے کارکن آدمیوں کا مہیا کرنا۔ لیکن ان سوالات کی تفصیلات اس قدر وسیع تھی کہ بیسیوں باتیں زیر بحث آئیں اور ان کے حل کے متعلق غور اور تدبر کرنے میں کئی کئی گھنٹے صرف ہوئے

پہلے دن (۱۷ جنوری) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی افتتاحی تقریر میں حاضرین کو جن میں مختلف صیغہ جات کے افسر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پرانے صحابہ بھی تھے۔

ارشاد فرمایا کہ ہمیں اعلیٰ ذمہ واری کے عہدے کے لئے جس میں نظارتوں کے افسر ان کے نوابین۔ افسر ڈاک۔ صدر انجمن کے سکرٹری اور مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر شامل ہیں۔ ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف قابلیت رکھتے ہوں اور عمدگی سے کام چلا سکتے ہوں بلکہ مغز اسلام سے واقف ہوں اور جماعت کو غلط رستے پر چلنے سے بچا سکیں۔ کیونکہ ان کے ذمہ جماعت کے عقائد و اعمال کی نگرانی ہے۔

پھر اس کے علاوہ مبلغین ایسے لوگ ہونے ضروری ہیں جو خود روحانی قوت رکھتے ہوں اور لوگوں کو مغز اسلام سے واقف کر کے ان کے اندر روحانیت پیدا کر سکیں اور مشورہ طلب کیا کہ ایسے لوگ کسطرح مہیا کئے جائیں اور بڑھتے ہوئے اخراجات کو کس طرح پورا کیا جائے اس کے بعد حاضرین کو غور و فکر کے لئے تین دن کی مہلت دیگئی۔

دوسرا اجلاس ۲۰ جنوری کو ہوا اس روز باوجود قریباً سارا دن اجلاس ہونے کے سب احباب اپنی اپنی آراء پیش نہ کر سکے۔ اور جو باقی رہ گئے انہوں نے ۲۱ جنوری کے اجلاس میں پیش کیں۔ اسکے بعد حضور نے افتتاحی تقریر کا مختصر طور پر اعادہ فرمایا اور اس بات پر زور دیا کہ ہمارے صیغہ جات کے کلرکوں بلکہ چپڑاسیوں میں بھی جب تک عرفان الٰہی پیدا نہ ہوگا ہمارا کام عمدگی کے ساتھ نہیں ہو سکتا اسلئے ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہمارا ہر ایک چھوٹے سے چھوٹا درجہ کا آدمی بھی دین سے واقف ہو اور عرفان رکھتا ہو چونکہ ہمیں ہر ایک صیغہ میں کام کرنے کے لئے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے اسلئے جوں جوں ہمارے کام بڑھ رہے ہیں ہمارے لئے آدمیوں کے مہیا کرنے کا سوال مشکل ہو رہا ہے اس کے متعلق ہمیں حل سوچنا ہے۔

مالی سوال کے متعلق حضور نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اسپر جو رائیں دی گئی ہیں ان سے ظاہر ہے۔ کہ ہماری جماعت میں بالعموم ایسے لوگ ہیں جو خواہ کتنی ہی ادنیٰ حالت میں ہوں لیکن اگر انہیں موقع دیا جائے تو مفید باتیں نکال لیتے ہیں چنانچہ مالی سوال کے حل کے متعلق بہت سی مفید باتیں بیان کی ہیں اور بوجہ اسکے کہ یہ اپنی قسم کی پہلی کوشش تھی میں سمجھتا ہوں کہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اس کے بعد حضور نے ان تجاویز پر جو احباب کی طرف سے کارکن آدمیوں کے مہیا کرنے اور مالی مشکلات کے حل کرنے و قت پیش کی گئی تھی نہایت تفصیل کے ساتھ ریویو فرمایا اور ہر ایک تجویز کے حسن و قبح کو ظاہر کیا اور آخر میں ان اصحاب کے نام بتائے جنہوں نے اس مشاورت کے سلسلہ میں خدمت دین لئے زندگیاں

وقف کیں۔ اسکے بعد نماز جمعہ کے لئے جلسہ برخاست ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے معاً بعد کام کرنا مناسب نہیں اس لئے عصر کے بعد شروع ہوگی۔

عصر کے بعد جو اجلاس شروع ہوا اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ان مشوروں کے متعلق ارشاد فرمایا جو پیش شدہ سوالات سے تو تعلق نہ رکھتے تھے لیکن بذات خود مفید تھے۔ اس کے بعد مالی سوال کے متعلق فرمایا کہ ایک کمیٹی بیٹھے گی جو سب تجاویز پر غور کر کے ان کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کریگی۔

اور کارکن آدمیوں کے متعلق فرمایا کہ ایک تو فوری ضرورت ہے کہ کچھ آدمی ایسے ہوں جنہیں اسی وقت کام پر لگایا جاسکے اور ایک ایسی ضرورت ہے جو دو تین سال کے بعد آنیوالی ہے۔ اس کے لئے آدمی تیار کئے جائیں۔

فوری ضرورت کے انتظام کے لئے حضور نے ۹۔ آدمیوں کی ضرورت بیان فرمائی اور بتایا کہ کس کس کام کے لئے ان کا مہیا کرنا ضروری ہے۔ اور ارکان مجلس سے دریافت فرمایا کہ ان کاموں کے لئے کس کس کو موزون سمجھتے ہیں

اسپر بڑے غور و فکر کے ساتھ مختلف اصحاب کے نام پیش ہوتے رہے اور جسے جس کام کا اہل سمجھا گیا اس کام کے لئے نامزد کیا گیا۔

جس فکر تردد۔ اور جستجو کے بعد ان ۹ آدمیوں کا انتخاب ہوا۔ اس کا پورا پورا اندازہ تو وہی اصحاب لگا سکتے ہیں جو اس مجلس میں موجود تھے لیکن اس امر کو دیگر احباب بھی کسی قدر سمجھ سکتے ہیں کہ عصر سے لے کر عشاء کی نماز تک جو معمول سے بہت زیادہ دیر سے ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی معہ دوسرے احباب کے صرف ۹۔ آدمیوں کے انتخاب میں ایک لمحہ بھی کسی اور خیال کئے بغیر مصروف رہے۔ اور تب تک جا کر بڑی مشکلوں اور دقتوں سے انتظام ہو سکا۔

برطانوی سفارت کابل میں

پشاور سے ۲۹ جنوری کو خبر ملی کہ ۱۰ جنوری کو کابل میں ہز میجسٹی امیر افغانستان کے حکم سے برطانوی سفارت کے خیر مقدم میں ایک دربار منعقد ہوا ممبران سفارت اس محل سے جہاں ان کو فروکش کیا گیا ہے۔ موٹروں میں سوار ہو کر دفتر وزارت خارجیہ کو گئے وہاں فوجی گارد نے سلامی دی وزارت خارجیہ کا ایک افسر عبد الجبار خاں ان کا رہبر تھا سردار اعلیٰ نے نہایت تپاک کے ساتھ ممبران سفارت کا استقبال کیا۔ سر ہنری ڈوبس نے ممبران مشن کا سردار اعلیٰ سے تعارف کرایا اور سردار اعلیٰ نے افسران وزارت خارجیہ سے ملاقات کرائی پھر سب اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے

محل کو روانگی

نصف گھنٹہ تک دوستانہ بات چیت کے بعد سردار اعلیٰ معہ سر ہنری ڈوبس ایک موٹر میں سوار ہوئے اور اس کے بعد دوسرے افسر دوسرے موٹروں میں علیٰ قدر مراتب بیٹھے اور قصر دلکشا کو روانہ ہوئے۔ محل کے سامنے سڑک کے ایک طرف ۲۰۰ فوجی جوانوں کا گارد استادہ تھا جس نے سلامی دی اس کے بعد ممبران سفارت محل کے پہلے ہال میں داخل ہوئے جہاں تمام شاہی دربار پوری وردیاں پہنے ہوئے منتظر تھے۔ سردار اعلیٰ محمود طرزی وزیر خارجیہ نے اول سر ہنری ڈوبس اور سردار محمد نادر خاں غازی کا باہم تعارف کرایا اور باقی لوگوں کی ملاقاتیں کمانڈر انچیف نے کرائیں اس کے بعد سر ہنری ڈوبس معہ ممبران سفارت سیڑھیوں پر چڑھے۔ جہاں قالین بچھا ہوا تھا اور اس ہال میں داخل ہوئے جو دربار کے لئے آراستہ تھا اور اپنے اپنے رتبوں کے موافق سب لوگ بیٹھ گئے

امیر صاحب کی آمد

چند منٹ کے بعد دربار کے نقیب نے ہز میجسٹی کے تشریف لانے کی اطلاع دی تمام حاضرین استادہ ہو گئے۔ وزیر معاملات خارجیہ نے برطانوی سفارت کے سرگروہ کو ہز میجسٹی کی خدمت میں پیش کیا اس کے بعد باقی ممبران سفارت یکے بعد دیگرے پیش ہوئے یعنی مسٹر پائین نواب سر سید شمس شاہ۔ جنرل سپراٹ کرنل راس اور مسٹر ایچیسن۔ کپتان۔ تہتا۔ خان بہادر غلام مرتضیٰ اور خان بہادر منظفر خاں۔

مزاج پرسی

ہز میجسٹی کے متمکن ہونے اور تمام درباریوں کے بیٹھ جانے کے بعد امیر صاحب نے شہنشاہ معظم اور ہز ایکسلنسی وائسرائے کی خیریت مزاج دریافت کی۔ ممبران سفارت کی طرف سے افغان گورنمنٹ کے افسروں کے الطاف اور مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا گیا ہز میجسٹی نے فرمایا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہمسایہ قوموں اور گورنمنٹوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رہیں۔ اور خاص کر برٹش گورنمنٹ کے ساتھ ہمارے تعلقات افغانستان اور اس کے باشندوں اور اس کی آزادی کے حق میں مفید ہوں چونکہ ہماری سفارت کے دوران قیام ہند میں برطانوی افسروں اور مسلمانوں نے نہایت مہمان نوازی کی تھی اس لئے میں نے اپنے افسروں کو ہدایت کی ہے کہ آپ کی آسائش کے لئے ہر ممکن کوشش کریں

افغانستان کی ترقی

سر ہنری ڈوبس نے کہا کہ میں پہلے دو مرتبہ افغانستان میں آیا تھا اور میری ہمیشہ یہ آرزو تھی کہ افغانستان کو دیکھوں میری خوش قسمتی ہے۔ کہ مجھے ہز میجسٹی کی زیارت کرنے کا فخر حاصل ہوا اور افغانستان کے دیکھنے کا جو غیر معمولی ترقی کر رہا ہے۔ سڑکوں کی حالت نہایت عمدہ ہو گئی اور سلطنت کے مختلف مقامات کا سلسلہ ٹیلیفون کے ساتھ وابستہ ہے مشینوں کے چلانے میں اور روشنی کے لئے بجلی سے کام لیا جاتا ہے اور میں نے سنا ہے کہ سلطنت کے کاروبار میں جسمانی اور دماغی طور پر ہز میجسٹی کو بہت انہماک رہتا ہے۔

امیر صاحب کی تقریر

ہز میجسٹی نے دنیا کی ترقی اور بیداری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے مقابلہ میں افغانستان نے نسبتاً کم ترقی کی ہے۔ اور کرنل عزیز اللہ خاں ایک ہندوستانی انجنیئر کی بجلی کی مشینری کے متعلق خدمات کا اعتراف کیا اور کہا کہ رعایا نے میری خدمات آدا کی ہیں اور میں اپنے آپ کو قوم کا خادم خیال کرتا ہوں اور اگر ملک اور اور اہل ملک کی خاطر میری جان درکار ہو۔ تو میں دریغ نہ کروں گا۔

اور میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھوں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ملک کو میری خدمات کی ضرورت ہے ہز میجسٹی نے کانفرنس کے ممبران کے تقرر کی بابت فرمایا کہ ہم نے سردار محمد نادر خاں کو اس لئے مقرر نہیں کیا کہ وہ اہل سیف ہیں۔ اور سردار اعلیٰ محمود خاں طرزی کو سفارت کا سرگروہ اس لئے مقرر کیا کہ وہ اہل قلم ہیں اور سر دست قلم کی ہی ضرورت ہے۔ کمانڈر انچیف سردار اعلیٰ محمد نادر خاں ..... نے کہا کہ جب تک تلوار نہ ہو مدبروں کی قلم کچھ کام نہیں کرتی۔

خواہ میری قلم ہو یا تلوار دونوں ہز میجسٹی شاہ غازی کی سلطنت اور قوم کے لئے حاضر ہیں دربار بارہ بجے ختم ہوا

(از منقول حق بلیٹین)